بسم اللہ الرحمن الرحیم

پہلی حکایت

میں نے سنا ہی کہ ایک بادشاہ نے کسی بے گناہ کے قتل کی اشارت کی بیچارہ زندگانی سے مایوس ہوا اور اپنی زبان میں بادشاہ کو بے تامل گالیاں دینے لگا اور کلمے ناشایستہ زبان پر لایا۔ جہان پناہ نے پوچھا کہ کیا کہتا ہی وزیروں میں سے ایک وزیر نے عرض کی کہ ای خداوند یہہ کہتا ہی وے لوگ جو مارتے ہیں غصّے کو اور بخشتے ہیں خطا آدمیوں کی محبوب دونوں جہان میں وے ہی ہیں اور اللہ تعالی چاہتا ہی احسان کرنے والوں کو بادشاہ

تب اُن میں سے ایک شخص نے کہا کہ یئے باتیں سُنکر اسقدر آزردہ اور اتنا
فُسردہ مت ہو کہ ان دنوں ایک چور نے اپنے تئیں فقیروں کی صورت بنایا اور
ہماری صحبت میں در آیا

ہر ایک شخص کو جانے جامے میں کیا ہی — جو لکھے سو جانے کہ نامے میں کیا ہی

ازبسکہ سلامت روی مزاج میں درویشوں کے ہی گمان مکر کا اُس کی طرف نہ کیا
اور اپنے ساتھ میں ملا لیا۔ اتفاقاً ایکدن چلتے چلتے آفتاب ڈوب گیا
اور وقت شام ہوا بشدّت سب کے سب ماندے ہو گئے تب ایک قلعے کے نیچے بیخبر
سو گئے اُس چور بدذات نجس باطن نے جھاگل ایک رفیق کی ہاتھ میں اُٹھالی
کہ طہارت کے لئے جاتا ہوں یہہ کہا اور واسطے غارت کے گیا۔
جب کہ درویشوں کی آنکھوں سے اوجھل ہوا کسی برج میں گیا اور ایک
دُرج چُرا لیا غرض جب تلک کہ سورج نکلے اور دن چڑھے وہ سیاہ دل

منشی سید حسین صاحب من — کئے تالیف جب یہہ مجموعہ

دیکھ کر کیوں نہ دلکو ہو فرحت — رشک گلشن ہے جسکا ہر صفحہ

سالِ تاریخ دل مسرت سے — بے ششُ پنج و بے شک و شبہ

چشم بد دور فی البدیہہ کہا — کہ ہے بیشک خواہر خمسہ

۱۸۴۹

ہوا مطبع اعظم نامور میں ،، — یہہ مجموعہ چھاپہ جو مرغوب تر ہے

مسرت سے سال اوس طبع اوس نے ،، — کہا دل یہہ چھاپہ ہوا خوب تر ہے

۱۲۶۶

جو چھاپے گئے پانچ نسخے باہم — بدو جلد ہر نسخہ بہتر ز گنج

کہا بے ششُ و پنج سال اوس کا یوں — گلستان خمسہ دل نکتہ سنج